REGD. E.P. No 861
رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ
ہفت روزہ
بدر
قادیان
ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے۔
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲ /۰
تواریخ اشاعت
۷-۱۴-۲۱-۲۸
جلد ۴ | ۱۴ ر فتح ۱۳۳۴ھ مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ - ۱۴ ر دسمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ - ۴ ردسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل خطبہ کے بعد ضعف بہت ہو گیا۔

۵ و ۶ ر دسمبر۔ الحمد للہ کہ دونوں دن حضور کی طبیعت اچھی رہی۔

ربوہ ۸ ر دسمبر۔ " طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ "

ربوہ ۹ ر دسمبر۔ " آج ضعف بہت ہے "۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور۔ ۶ ر دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ کبھی کبھی اعصابی تکلیف ہو جاتی ہے۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو کل دوپہر کے بعد درد اور گھبراہٹ کی تکلیف کچھ زیادہ ہو گئی۔ مگر بحیثیت مجموعی پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

لاہور ۷ ر دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کو آج درد گردہ کی تکلیف پھر کچھ زیادہ ہے۔ نیز سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو درد اور گھبراہٹ کی زیادہ تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جلالۃ الملک شاہ سعود مدظلہ العالی کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہدیہ و مکتوب

(۱) جلالۃ الملک حضرت شاہ سعود کے حیدرآباد دکن تشریف لانے پر حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد (حیدرآباد) نے Extract from The Holy Quran اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" (عربی) خوبصورت مجلد کرا کے اور اوپر کلمہ طیبہ لکھوا کر پیش کیں اور مو‌خر الذکر کے متعلق بتایا کہ یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کی تصنیف ہے۔ ہدیہ خوشی سے قبول کیا گیا (۲) حضرت شاہ سعود کے بمبئی تشریف لانے پر جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے مکرم مولوی شریف احمد امینی نے ایک مکتوب کے ذریعہ خوش آمدید کہا اور یہ امید ظاہر کی کہ آپ کی آمد دونوں ممالک کے تعلقات خوشتر کرنے کا موجب ہوگی۔

سلسلہ کا ایک درخشندہ گوہر چل بسا

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۸ ر دسمبر - دلی رنج اور افسوس کے ساتھ یہ اندوہناک خبر احباب جماعت تک پہنچائی جاتی ہے کہ کل مورخہ ۷ ر دسمبر ۱۹۵۵ء بروز بدھ سوا دو بجے بعد دوپہر محترم مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے سابق امام مسجد لنڈن و حال ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اس جہان فانی سے رحلت فرما کر مولائے حقیقی سے جا ملے اس طرح سلسلہ احمدیہ کی ایک نہایت مخلص اور نامور ہستی جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اول سے آخر تک اسلام اور احمدیت کی خدمت کیلئے وقف رہا۔ ہم سے ہمیشہ ہمیش کیلئے جدا ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم درد صاحب مرحوم ان ممتاز اور قدیم مخلصین جماعت میں سے تھے۔ جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی اور پھر وفات کے وقت تک اپنے اس عہد کو نہایت درجہ اخلاص، ثابت قدمی اور استقلال کے ساتھ اس شان اور خوبی سے نبھایا کہ جس پر آئندہ نسلیں فخر کریں گی۔ آپ نے آٹھ سال تک انگلستان میں تبلیغ حق کا فریضہ ادا کر کے سرزمین مغرب میں اسلام کا بول بالا کیا۔

خدمات سلسلہ

انگلستان سے واپس آنے کے بعد آپ صدر انجمن میں مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمات سلسلہ بجا لاتے رہے۔ ایک لمبا عرصہ حضور ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کرنے کی سعادت میسر آئی علاوہ ازیں تعلیم و تربیت امور عامہ اور امور خارجہ کے شعبوں میں آپ نے ناظر کی حیثیت سے نہایت گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ نیز کچھ عرصہ آپ نے انگریزی ترجمۃ القرآن کا کام بھی کیا اور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ عرصہ دراز سے اب آپ ناظر امور خارجہ کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ حتیٰ کہ وفات سے کچھ دیر قبل تک آپ دفتر میں مفوضہ فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھے۔ اور کام کے دوران میں آپ کو ضعف کا شدید دورہ ہوا۔ جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ اور دو گھنٹے کی مختصر علالت کے بعد جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ رضی اللہ عنہ۔

جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۹۳۱ء میں کشمیر کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے۔ اور کشمیر میں آزادی کی مہم کا پوری شدت سے آغاز ہوا۔ تو اس زمانے میں محترم درد صاحب مرحوم نے کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری کی حیثیت سے مسلمانان کشمیر کی بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔

حالات زندگی

آپ ۱۹ ر جون ۱۸۹۴ء کو لدھیانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد حضرت مولوی قادر بخش صاحب سلسلہ کے نہایت مخلص اور قدیم بزرگوں میں سے تھے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل تھا حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ جنہیں اپنے اخلاص اور خصوصی خدمات کی وجہ سے احمدیت کی تاریخ میں ایک خاص مقام حاصل ہے آپ کے پھوپھا تھے۔ آپ نے احمدیت کی آغوش میں تربیت پائی۔ بچپن میں ہی آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کرنے اور آپ کے ارشادات سننے اور ان کو ذہن نشین کرنے کا موقع ملا۔ اور اس طرح آپ کو حضور علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ اور پھر بڑے ہو کر آپ نے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی تمام زندگی خدمت اسلام میں بسر کی۔ اور مرتے دم تک خدمت کا فریضہ ادا کر کے ان پاک لوگوں میں شامل ہوئے جو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے مصداق ہیں۔

آخری علالت

مورخہ ۷ ر دسمبر بروز بدھ آپ دفتر میں تشریف لائے۔ طبیعت پوری طرح ہشاش بشاش تھی۔ ناظر اعلیٰ مکرم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے کمرے میں ان کی میز کے ہی ایک طرف بیٹھ کر آپ کام کرتے رہے۔ ۱۱ بارہ بجے دوپہر کے قریب آپ نے کچھ تکان محسوس فرمائی اور یک لخت ضعف کا شدید دورہ ہوا۔ اور حالت غیر ہونے لگی۔ گرم دودھ وغیرہ پلانے اور ہاتھ پاؤں دبانے سے طبیعت سنبھل گئی۔ اس اثناء میں محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب بھی تشریف لے آئے۔ انہوں نے دوائی بھجوائی۔ اور پھر اس حال میں کہ آپ ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے آپ کو گھر پہنچا دیا گیا۔ سوا دو بجے کے قریب آپ کو ضعف کا پھر شدید دورہ ہوا۔ اور آپ ۶۲ سال کی عمر میں نصف صدی سے زائد عرصہ تک اسلام اور احمدیت کی انتھک خدمات بجا لانے کے بعد عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے دو بیویاں آٹھ بیٹے اور چھ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ

۸ ر دسمبر کو نماز جنازہ ظہر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی جس میں اہالیان ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز ظہر کے بعد آپ کا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ جہاں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور کافی دور تک کندھا دیا۔ چارپائی کے ساتھ بڑے بڑے بانس باندھ دیئے گئے تھے۔ تاکہ احباب آسانی کے ساتھ کندھا دے سکیں۔ سپرد خاک کرنے سے قبل احباب جماعت کو چہرہ دیکھنے کا موقعہ دیا گیا۔ لوگ احمدیت کے اس فدائی اور دیرینہ و مخلص خادم سلسلہ کے چہرہ کی آخری جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ اور ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتے تھے چنانچہ اس بات کا انتظام کیا گیا کہ سب احباب قطار میں باری باری گذر کر چہرے پر آخری نظر ڈال لیں۔ یہ منظر نہایت دردناک تھا ضبط کے باوجود اکثر احباب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جب سب احباب چہرہ دیکھ چکے تو تابوت میں رکھ کر آپ کو لحد میں اتارا گیا۔ اس طرح آپ نے بہشتی مقبرہ ربوہ میں صحابہ کرام کے قطعہ خاص میں جگہ پائی۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے دعا کرائی۔

اظہار تعزیت کے طور پر ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک کے دفاتر اور مرکز سلسلہ کے جملہ اداروں میں تعطیل رہی۔

قادیان میں یہ رنجدہ خبر بذریعہ تار بجناب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مورخہ ۸ ر دسمبر کو موصول ہوئی۔ اسی وقت اظہار تعزیت کے طور پر صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر بند کر دیے

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شذرات

ناول اور فلم بینی

لکھنؤ میں ایک طالب علم دہشت انگیزی کا تجربہ کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ ناول مطالعہ کرتا رہا ہے اور فلاں فلم بھی دیکھی جس سے استفادہ کے لئے اس نے دہشت پسندی کا تجربہ کیا۔

افسوس کہ فلم کی لعنت دن بدن ترقی پذیر ہے اور نوجوان کیا بچوں تک کو فلمی گندے گانے گنگناتے دیکھا گیا ہے۔ چند دن قبل قادیان میں نیشنل کیڈٹ کور کی پریڈ کے دیکھنے کے لئے ہم مدعو تھے۔ اس موقعہ پر گانے کا مقابلہ ہوا۔ بچوں اور جوانوں سب نے فلمی گانے سنائے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ نئی پود کی ذہنیت کیا ہے اور اسے تباہی کے گڑھے سے بچانے کے لئے رہبران قوم کو کس قدر جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسی ہی باتوں کا یہ اثر ہے کہ ہمارے ملک سے اخلاق عنقا رہے ہیں جس کے بدنتائج ہم آئے روز ہر بات میں دیکھتے ہیں۔ چنانچہ سال گذشتہ کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ پچیس لاکھ اشخاص نے بغیر ٹکٹ کے ریل کا سفر کیا۔ اسی طرح یو۔ پی میں ایک کثیر تعداد میں امتحانات میں نقل کی۔

اردو تمام ملک کی زبان ہے

لکھنؤ میں یو۔ پی سٹوڈنٹس اردو کنونشن میں میں تقریر کرتے ہوئے گورنر مسٹر منشی نے کہا کہ اردو کسی مذہب کی زبان نہیں بلکہ سارے ملک کی زبان ہے۔ اور کہا کہ اگر ملک کے باہر جائیں تو محسوس ہوگا کہ لوگ اردو کو ہندوستانی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ اردو کبھی مٹ نہیں سکتی۔

مبلغین اسلام و ماریشس سے آمدہ احباب کا اعزاز

ربوہ ۳ر دسمبر۔ کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے وکالت تبشیر کی طرف سے منعقدہ ایک خاص تقریب میں بیرونی ممالک سے آنے والے احباب اور تبلیغ کے لئے جانے والے مجاہدین کو شرف مصافحہ اور حصول مقاصد میں کامیابی کی دعا سے نوازا۔ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مکرم مولوی نصیر الدین احمد صاحب و مکرم مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری علی الترتیب شام۔ نائیجیریا اور انڈونیشیا تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ ماریشس کے مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب۔ احمد ید اللہ صاحب اور عبد الرحیم صاحب سوکیا۔ یہ تینوں احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات اور جلسہ سالانہ کے مقدس اجتماع میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ بعد تلاوت مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر جائنٹ نائب وکیل التبشیر نے ایک ایڈریس کے ذریعہ باہر سے آنے والے احباب کو خوش آمدید کہا۔ اور بتایا کہ ان کا دور دراز سے آنا ہمارے لئے باعث ازدیاد ایمان ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی یأتون من کل فج عمیق کے مطابق ہے۔ بیرونی جماعتوں کے لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ مرکز میں کثرت سے آئیں۔ ایڈریس میں تبلیغ کے لئے جانے والے بھائیوں کو مبارکباد دی کہ ان کو اشاعت اسلام کے لئے عملاً کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض ہے۔

بعد مغرب ان سب کے اعزاز میں جامعۃ المبشرین کی طرف سے ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا اس موقعہ پر مکرم مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے کی زیر صدارت ان مہمانوں اور مبلغین کرام نے تقاریر میں دلی جذبات کا اظہار کیا۔ اور ایمان افروز واقعات سنائے۔

محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۲۴ء میں سفر یورپ سے واپس آکر بھی بلادِ عرب میں تبلیغ کے لئے بھجوایا تھا اور اب بھی حضور نے آپ کو بھجوایا ہے۔

نئی ذمہ داریاں

اس موقعہ پر مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنی نئی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں اپنی ساری زندگی میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا زیر بار احسان رہا ہوں۔ حضور نے شروع سے ہی میری اس رنگ میں تربیت اور رہنمائی فرمائی۔ کہ میں خدمتِ دین کا اہل بن سکوں۔ اور پھر خود ہی حضور نے میرے لئے خدمت کے مواقع مہیا فرمائے جو کام بھی میرے سپرد ہوا۔ وہ دراصل حضور ہی کے ہاتھوں انجام کو پہنچا۔ کیونکہ حضور کی خاص توجہ اور رہنمائی ہر آن میرے شامل حال ہوتی تھی۔ اب اس ضعیفی کے عالم میں مجھے ایک دفعہ پھر میدانِ عمل میں جانے کی سعادت میسر آرہی ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ میں اسی روح اور جذبہ کے تحت وہاں جاؤں جس روح اور جذبے کے ساتھ حضور مجھے بھیج رہے ہیں اور جو توقعات میرے وہاں جانے کے ساتھ وابستہ کی گئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے ان توقعات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دورانِ تقریر میں محترم شاہ صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے لطف و احسان کے بہت سے واقعات بھی بیان کئے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ابتدا ہی سے کس قدر دلچسپی اور محنت کے ساتھ آپ کی زندگی میں دینی شغف کی روح پھونکی اور پھر اس روح کو بروئے کار لانے کے لئے خدمت کے مواقع بہم پہنچائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے

تبلیغی جدوجہد کے متعلق اعلان

میں جب سے بیمار ہوا ہوں ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے ہندوستان کی جماعتوں کی تبلیغی حالت اور مبلغین سلسلہ کی کارروائیوں کی اطلاع دینی بالکل بند کی ہوئی ہے۔ ہندوستان کی جماعتیں بھی رپورٹوں میں بہت سست ہو گئی ہیں۔ شریف احمد صاحب امینی کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آتی۔ مبارک علی صاحب مبلغ دہلی کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہیں آتی۔ مولوی محمد الدین صاحب مبلغ حیدر آباد کی طرف سے آج کئی دن لبعد رپورٹ آئی ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر جماعت اپنی تبلیغی جدوجہد کے متعلق باقاعدہ رپورٹ بھجوایا کرے۔ اسی طرح ہر مبلغ بھی۔ تاکہ مجھے حالات سے بھی خبر رہے اور دعا کی تحریک ہو۔ اور یہ بھی تسلی رہے کہ جماعت میں بیداری قائم ہے۔ بلکہ بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کا حافظ و ناصر ہو اور جماعت کو ہر لحظہ زیادہ کرتا چلا جائے۔ اور آپ کے اندر اخلاص بھی بڑھاتا چلا جائے اور قربانی کی روح بڑھاتا جائے تاکہ ہندوستان میں احمدیت اپنے پاؤں پر کھڑی ہو۔

مجھے افسوس ہے کہ ہندوستان میں تین بڑے مبلغ ہیں۔ اور تینوں کا کام صفر کے برابر ہے وہ بجائے سلسلہ کے کام کے اپنی ذاتی جائداد بڑھانے کی فکر میں ہیں۔ یعنی مولوی سلیم صاحب کلکتہ مولوی شریف صاحب امینی بمبئی۔ اور مولوی بشیر صاحب دہلی۔ کسی زمانہ میں ایک ایک احمدی کے ذریعہ سے ہزاروں احمدی ہوتے تھے۔ یہ تین مبلغ اگر اپنا فرض ادا کرتے تو آج تک ہندوستان میں جماعت دگنی ہو چکی ہوتی۔ خدا تعالےٰ ان کی بھی آنکھیں کھولے اور میرے لڑکے مرزا وسیم احمد کی بھی کھولے۔ لیکن اس کی کسی بھی تبلیغی کارروائی کی مجھے رپورٹ نہیں ملی۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی　۱۷/۱۱/۵۵

دینی کام کی فوقیت

آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اُن حالات پر اختصار سے روشنی ڈالی۔ کہ جن کے تحت ابتداء میں محترم شاہ صاحب کو تبلیغ کی غرض سے بلاد عربیہ میں بھجوایا گیا تھا۔ اور بتایا کہ اس مرتبہ بھی جب میں دمشق گیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ اب بھی وہاں لوگوں کے دل میں شاہ صاحب کا بہت احترام ہے۔ اور وہ ان کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ اگرچہ وہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک مضبوط جماعت قائم ہے جو نہایت مخلص احباب پر مشتمل ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کے پیش نظر یدعون لک ابدال الشام وصلحاء العرب میں نے چاہا کہ وہاں کی جماعت اور زیادہ ترقی کرے اس لئے میں نے شاہ صاحب کو ایک مرتبہ پھر وہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ گو اب شاہ صاحب کی عمر بڑی ہے۔ اور میں بھی بیمار ہوں۔ لیکن میں نے سوچا کہ انسانوں کا کام تو چلتا ہی رہنا ہے۔ خدا اور اس کے دین کا کام بہر حال مقدم رہنا چاہیئے۔ چنانچہ میرے کہنے پر اسی جذبہ کے ماتحت شاہ صاحب تیار ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں اہل شام کا ایک بہت بڑا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی دعاؤں کے ساتھ احمدیت کو ترقی دینی ہے۔ بس یہ ضروری ہے کہ دعاؤں اور قربانیوں کا یہ سلسلہ اور بڑھے اور وسیع ہوتا۔ اس کے بڑھنے کے ساتھ دنیا میں احمدیت کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کے سامان پیدا ہوں۔ اگر وہاں خاطر خواہ کامیابی نصیب ہو جائے۔ تو اس کا نفسیاتی طور پر یہاں بھی خوشگوار اثر ظاہر ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ شاہ صاحب کے موجودہ سفر کو ان کے پہلے سفر سے بھی زیادہ کامیاب کرے۔ اور وہ پہلے سے بھی کئی گنا زیادہ جماعت وہاں چھوڑ کر کامیابی و کامرانی کے ساتھ واپس آئیں۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور تشریف لے جانے سے قبل جامعۃ المبشرین کے طلباء کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور اس طرح یہ بابرکت تقریب اللہ تعالےٰ کے حضور دنیا میں غلبۂ اسلام کی دعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت

یکم اور ۲ر دسمبر کی درمیانی شب مکرم میجر وقیع الزمان خاں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا نواسہ ہے اللہ تعالےٰ نومولود کو دینی و دنیوی ترقیات کے ساتھ نوازے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو قریب کرنے کیلئے ضروری ہے کہ تمام احباب خصوصاً نوجوان دعاؤں میں لگ جائیں

اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی اتنی محبت پیدا کرو کہ وہ تمہاری دعاؤں کو ردّ نہ کرے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ نومبر ۱۹۵۵ء ۔ بمقام ربوہ

خطبہ نویس مکرم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

انسانی تدابیر

اس کی طاقت کے مطابق ہوتی ہیں۔ لیکن کبھی کبھی جو کام اس نے کرنا ہوتا ہے وہ اس کی طاقت سے بالا ہوتا ہے۔ اور جو کام انسان کی طاقت سے بالا ہو ظاہر ہے کہ وہ تدبیروں سے نہیں چل سکتا۔ اس کے لئے تو کوئی تقدیر الٰہی چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تقدیریں دنیا میں ظاہر ہوتی ہی رہتی ہیں۔ خصوصاً جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور اس سے دعائیں کرتے ہیں۔ ان کے لئے وہ تقدیریں زیادہ ظاہر ہوتی ہیں۔ گو بعض دفعہ وہ بغیر دعا کے بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ مثلاً دیکھو

انگلستان کی طاقت

کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا تھا۔ کہ اس طرح سرعت کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں بن جائیں گی۔ جب وقت آیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہوئی۔ اور انگلستان امریکہ کا محتاج ہو گیا اور امریکہ کی توجہ اس طرف ہوئی کہ روسی حملہ کو روکنے کے لئے ایشیاء کو آزادی ملنی چاہیئے۔ انہوں نے انگلستان پر زور دینا شروع کیا۔ اور انگلستان نے محسوس کیا کہ اگر ہم امریکنوں کو خوش نہیں کریں گے۔ تو ہماری مرادیں امریکہ سے بر نہیں آئیں گی۔ چنانچہ جو چیز ابھی دو سو سال میں بھی ممکن نظر نہیں آتی تھی۔ وہ ایک دو سال کے اندر اندر ہو گئی پھر

عربوں کو دیکھ لو

سارے عربیہ ممالک یوروپین قوموں کے نیچے تھے کوئی حصہ انگریزوں کے ماتحت تھا۔ اور کوئی فرانسیسیوں کے ماتحت تھا۔ لیکن جب خدا کی تقدیر ظاہر ہوئی۔ تو آپ ہی آپ وہ یوروپین قومیں پیچھے ہٹ گئیں اور عرب ملکوں کو خدا نے آزاد کر دیا۔ اب اسرائیل کو جو مدد امریکہ دے رہا تھا۔ اس کو دیکھتے ہوئے یہ ناممکن نظر آتا تھا . . . . کہ عرب ملک اسرائیل کے حملے سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے

امریکہ اور روس میں رقابت

پیدا کر دی اور روس نے کہا۔ اچھا سامان و اسلحہ ہم سے لو اور اب وہ مصر کو اتنا سامان دینے لگ گیا ہے۔ اور شام اور لبنان کو بھی دینے کے لئے تیار ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے امریکہ گھبرا گیا ہے اور وہ روس کو کہہ رہا ہے کہ تم مصر وغیرہ کو اتنا سامان نہ دو۔ اس دوران میں جب تک یہ نشانہ نہیں آیا تھا۔ انگریزوں نے فیصلہ کیا کہ اپنے فائدہ کے لئے اردن کی حکومت سے سمجھوتہ کر لیا۔ وہ کروڑوں روپیہ سالانہ ان کو دیتے تھے اور ایک جرنیل بھی دیا۔ جس نے اردن کی فوجوں اور اسرائیل میں لڑائی ہوئی ہے ہمیشہ اردن والے ہی جیتے ہیں حالانکہ وہ ایک نئی حکومت تھی۔ اسی طرح انگریز اپنے مفاد کی خاطر ایک عرصہ تک عراق کو بھی سامان دیتے رہے۔ جس کی وجہ سے اسرائیل کچھ ڈرتا رہا۔ کہ اگر عراق۔ اردن اور مصر مل گئے۔ تو شاید مقابلہ مشکل ہو جائے گا۔ اور جب اس میں کچھ کمی کے آثار نظر آئے تو اللہ تعالیٰ نے روس کو کھڑا کر دیا اور اس نے سامان بھیجنا شروع کر دیا تو

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا

ورنہ درحقیقت عرب جس طرح چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹا ہوا ہے۔ اور اسرائیل کو جو طاقت امریکہ کی مدد سے حاصل ہو گئی تھی۔ اس کو دیکھتے ہوئے بڑا مشکل تھا کہ اسرائیل کا عرب مقابلہ کر سکتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے روس کے دل میں رقابت پیدا کر دی اور اس طرح مسلمانوں کی نجات کے سامان پیدا کر دیئے۔ اب یہ جو سامان مصر کو ملا ہے۔ تو وہی اسرائیل جو کہتے تھے۔ کہ ہم اگر چاہیں تو ہفتہ کے اندر اندر سارے عرب کو فتح کر سکتے ہیں۔ وہی اب امریکہ کی منتیں کر رہے ہیں۔ کہ جلدی سامان دو۔ مصر بہت مضبوط ہو گیا ہے۔ روسی سامان کی وجہ سے ہمارا ملک خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ تو دیکھو اللہ تعالیٰ کے فضل کس طرح دنیا میں سامان پیدا کر دیتے ہیں۔ ہماری جماعت بھی

ایک نہایت قلیل جماعت ہے

اور کام اس کے سامنے بڑے ہیں ان کا ابتدائی مرکز ہندوستان ہی ہے۔ جہاں جماعت بہت تھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بڑے وعدے ہیں لیکن ان وعدوں کو قریب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم دعاؤں میں لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو وہاں کے مسلمانوں کے دل بھی احمدیت کی طرف مائل کر سکتا ہے۔ اور وہاں کے سکھوں اور ہندوؤں کے دل بھی احمدیت کی طرف مائل کر سکتا ہے۔ پس جو کام ہم خود نہیں کر سکتے (ہمارے لئے تو وہاں جانا ہی مشکل ہے) وہ ہم دعاؤں کے ساتھ کر سکتے ہیں ہمیں

اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں

کہ الٰہی تیرے وعدے تو سچے ہیں۔ لیکن اگر تیرے وعدے اس وقت پورے ہوئے جب ان مسکین لوگوں کے جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں دل ٹوٹ گئے تو اس کا کیا فائدہ ہوگا۔ تو جلدی اپنے وعدے پورے کر۔ اور جلدی ان لوگوں کے دلوں کو مضبوط کرنے کی تجویز کر۔

میں نے پچھلے جمعہ میں کہا تھا۔ کہ مجھے بھی رو بار میں یہی پتہ لگا ہے۔ کہ میری مرض بھی دعا کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ سو دوست دعا کریں۔

اسی طرح دنیا کے باقی ممالک میں ایک ایک دو دو کر کے تو لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ لیکن ایک ایک، دو دو سے کیا بنتا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بند توڑے۔ اگر بند ٹوٹ جائیں۔ اور ہزاروں لاکھوں آدمی احمدی ہونے لگیں۔ تو ایک دو سال کے اندر ہر رنگ میں احمدیت اتنی مضبوط ہو جاتی ہے کہ پھر

قریب ترین زمانہ میں

کوئی فکر کی صورت نہیں رہتی۔ جب زیادہ تعداد میں لوگ مختلف ممالک میں احمدی ہو جائیں گے تو پھر کچھ عرصہ میں وہ اپنے آپ کو اور مضبوط کر لیں گے۔ اور اس طرح بعید کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط ہوتا چلا جائے گا تو دعائیں کرو۔ مجھے افسوس ہے کہ نوجوانوں میں جب جلسے ہوتے ہیں۔ تب تو وہ نعرے لگا دیتے ہیں۔ لیکن

تہجد پڑھنے اور دعائیں کرنے کا رواج

کم ہے۔ حالانکہ تم سوچو تو سہی۔ ہمارے ملک کی مثل ہے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ جو کام تمہارے ذمہ ہیں۔ ان کو پورا کرنے کے لئے تمہارے پاس طاقت ہی کہاں ہے۔ اور دعا کے سوا تم کر ہی کیا سکتے ہو۔ دعا ہی ایک ایک ایسی چیز ہے۔ جو تمام ناممکن باتوں کو ممکن بنا دیتی ہے۔ پس نوجوانوں کو خصوصاً

دعاؤں کی عادت ڈالنی چاہیئے

بڑوں کو بھی یہ عادت ڈالنی چاہیئے۔ مگر نوجوانوں کو خصوصاً یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ بلکہ تم تو پدی سے بھی کم ہو۔ تمہاری جان تو بچ سکتی ہے۔ کہ خدا باز کے دل میں رحم ڈال دے۔ ایک پدی اگر طاقت کے ساتھ باز سے لڑنا چاہے تو شاید سو میں نہیں ہزار میں سے ایک دفعہ ہی اس کا امکان ہے۔ لیکن اگر وہ پدی خدا کے آگے اپیل کرے۔ تو سو میں سے ۷۰ فی صدی امکان ہو سکتا ہے کہ باز کے پر ٹوٹ جائیں یا باز کی نیت بدل جائے یا باز کو کوئی اور زیادہ اچھا جانور نظر آ جائے اور وہ اس پدی کو چھوڑ کر ادھر بھاگ جائے۔ تو یہ ساری چیزیں ہو سکتی ہیں۔ پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں تمہاری نسبت محبت اور رحم پیدا کرے اور

تمہاری باتوں میں تاثیر

دے۔ اور تمہارے کاموں میں برکت دے اور سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کر دے۔ اتنی محبت پیدا کرے کہ اس کے بعد وہ تمہاری باتوں کو رد نہ کر سکے۔ بلکہ تمہاری دعائیں قبول کرنے لگ جائے۔ یہی گر ہے تمہاری کامیابی کا اس کے سوا اور کوئی گر نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگا تو وہی۔ جو اس نے کہا ہے۔ مگر اس کے لئے ہمیں بھی کچھ تدبیر کی ضرورت ہے۔ اور ہماری تدبیر دعا ہے۔ دنیوی تدبیر نہ ہمارے پاس ہے نہ ہم کر سکتے ہیں۔ مگر دعا بھی ایک تدبیر ہے۔ بندے کی طرف سے تدبیر دعا ہے۔ اور دعا کی قبولیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر ہے۔ جب یہ تدبیر اور تقدیر جمع ہو جاتی ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ فضل کر دیتا ہے۔ دیکھو۔ اس وقت مسلمانوں کے ساتھ جو خدا کا سلوک ہو رہا ہے۔ وہ صاف بتا رہا ہے کہ تقدیر الٰہی جب آتی ہے۔ تو ساری مشکلات دور ہو جاتی ہیں۔ پس

دعاؤں میں لگ جاؤ

اور دعاؤں کی عادت ڈالو۔ اور جوانی میں ہی ولی اللہ بن جاؤ۔ بڑھاپے میں جا کے پھر لوٹنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اگر اتنی دعائیں کرنے لگ جاؤ کہ ابھی (باقی صفحہ ۷ پر)

(باقی صفحہ ۷ پر)

خطبہ جمعہ

اسلام اور سلسلہ کی ترقی ایسے مخلص اور متقی انسانوں سے وابستہ ہے جو دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ ر اکتوبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

تحریک جدید کے لئے جماعت جتنا روپیہ دیتی ہے۔ ضرورت تو اس سے بھی زیادہ روپے کی ہے۔ پھر بھی کیا امیر اور کیا غریب سب لوگ اس کے لئے قربانی کر رہے ہیں۔ لیکن سلسلہ احمدیہ کا کام روپیہ سے بھی زیادہ انسانوں سے وابستہ ہے۔ اور انسان بھی ایسے جو نیک اور صالح اور مخلص ہوں دنیا میں جب کبھی خدا تعالیٰ نے کوئی سلسلہ قائم کیا ہے۔ اس نے اسے انسانوں سے ہی چلایا ہے اور انسانوں کے ذریعہ ہی اسے ترقی دی ہے۔ چنانچہ دیکھو حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر انیس سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے لیکن آپ کے ماننے والوں میں اب بھی ایسے انسان پائے جاتے ہیں۔ جو آپ کے لائے ہوئے دین کی خاطر قربانیاں کرتے اور اس کی اشاعت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ اس وقت صرف ایک فرقہ کی طرف سے ۵۶۰۰۰ پادری کام کر رہا ہے۔ باقی فرقوں کے پادریوں کو ملائیں۔ تو ان کی تعداد اس سے بہت زیادہ بن جاتی ہے۔ اور یہ پادری بھی صرف وہی ہیں جو غیر ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ اپنے اپنے ملک میں کام کرنے والے پادریوں کی تعداد ان کے علاوہ ہے۔ اتنے آدمیوں میں جو جوش اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ وہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کی اشاعت کے لئے ہے۔ اسی طرح اسلام کی تبلیغ کے لئے

ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے

جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل جائیں اور اسلام کی اشاعت کریں۔ پھر اس بات کی ضرورت ہے کہ اعلیٰ اخلاص دیانت اور تقویٰ والے لوگ مرکز میں جمع ہوں اور انہیں مرکزی کاموں پر لگایا جائے۔

جو کام اس وقت ہمارے سامنے ہے وہ اتنا اہم اور اتنا عظیم الشان ہے کہ اگر ہزار دو سال تک اتقیاء۔ صلحاء اور علماء ایک بہت بڑی تعداد میں اس کا بوجھ اٹھانے کے لئے اپنے کندھے اس کے نیچے نہیں رکھیں گے۔ تو یہ کام پوری طرح سرانجام نہیں دیا جا سکے گا۔ اگر چند آدمی سلسلہ کی خدمت بجا لانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں تو یہ کام ممتد نہیں ہو گا۔ اور ہماری جماعت بھی ایک انجمن بن کر رہ جائے گی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلوں کے کام انجمنوں کے ساتھ نہیں چلتے بلکہ خلفاء اور ان کے ساتھ کام کرنے والے

اتقیاء صلحاء اور علماء

کے ساتھ چلتے ہیں۔ وہ کام ایک ایسی جماعت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں جو قیامت تک چلتی چلی جاتی ہے۔ اور اس کے ہر فرد کے اندر نہ صرف یہ آگ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ کہ اس نے خود دین کی خدمت کرنی ہے۔ بلکہ وہ مزید خدمت کرنے والے لوگ تیار کرتا ہے۔ ہمارے واقفین کو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جس طرح ہر چندہ دینے والے کے لئے صرف خود چندہ دینا کافی نہیں بلکہ مزید چندے دینے والے تیار کرنے بھی ضروری ہیں اسی طرح ہر ایک واقف زندگی کے لئے مزید واقف زندگی تیار کرنے ضروری ہیں۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اشاعت اسلام کا یہ اہم کام قیامت تک جاری رہ سکتا ہے۔

پھر یہ ضروری ہے

کہ ان میں سے ہر ایک صلحاء اور اتقیاء کا طریق اختیار کرے۔ اور دعاؤں میں لگ جائے۔ اور نہ صرف خود دعاؤں کی عادت ڈالے۔ بلکہ یہ احساس دوسروں کے اندر بھی پیدا کرنے کی کوشش کرے آج وہ لوگ بہت کم ہیں۔ جنہیں دعائیں کرنے کی عادت ہے۔ ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد ایسا ہو۔ جو راتوں کو جاگے۔ اور خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ میں گر کر روئے اور

سلسلہ کے لئے دعائیں کرے

اور دن کے وقت استغفار اور ذکر الٰہی کرے اور یہ عادت اس حد تک اپنے اندر پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ کا الہام اور اس کا کلام اس پر نازل ہونے لگ جائے۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جتنا تغیر دنیا میں پیدا کیا ہے وہ صرف کتابوں کے ذریعہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ تغیر اس طرح پیدا ہوا ہے کہ آپ نے رات دن اس کے لئے دعائیں کیں۔ جن کی وجہ سے آپ کے اندر خدا تعالیٰ کا نور پیدا ہو گیا۔ جو شخص اس نور کو دیکھتا تھا۔ اس کے اندر اشاعت اسلام کی آگ لگ جاتی تھی اور پھر وہ آگ آگے پھیلتی جاتی تھی۔

پس تم اس بات پر ہی خوش نہ ہو جاؤ۔ کہ تم نے مولوی فاضل پاس کر لیا ہے یا شاہد کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ بلکہ دعاؤں کی عادت ڈالو۔ اور اتنی دعائیں کرو۔ کہ رات اور دن

تمہارا شیوہ ہی دعائیں کرنا ہو

تم اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے چلتے پھرتے دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اگر تمہارے کسی ساتھی کی طرف سے کوئی خرابی بھی پیدا ہو گی۔ تو تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی دعائیں اس کا ازالہ کر دیں گی۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کراچی سے

ربوہ آکر میری طبیعت

زیادہ کمزور ہو گئی ہے۔ کراچی میں طبیعت اچھی ہو گئی تھی۔ ویسے یورپ میں بھی گھبراہٹ اور بے چینی کے حملے ہوتے تھے . . . . مگر وہ حملے جلد دور ہو جاتے تھے گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد ان حملوں کا اثر زائل ہو جاتا تھا۔ لیکن یہاں دن کے بعد دن ایسا گزرتا ہے۔ کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا سر میں ہتھوڑے چل رہے ہیں۔ صرف کل کا دن ایسا آیا ہے جس میں میں نے کسی قدر آرام محسوس کیا ہے۔ لیکن شام کے بعد طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ تم نے دعاؤں اور گریہ وزاری کے ساتھ میری جان بچانے کی کوشش کی۔ اور خدا تعالیٰ نے میری جان بچا لی۔ مگر جب تک میری طبیعت بالکل درست نہ ہو جائے میرے لئے کام کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ محض سانس لینے والا انسان کام نہیں کر سکتا۔

کام وہی شخص کر سکتا ہے

جس کے دل کو اطمینان اور سکون نصیب ہو۔ پس دعائیں کرو۔ بلکہ دعاؤں کی اس طرح عادت ڈالو کہ تمہاری دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے عرش کے پائے بھی ہل جائیں۔ اور وہ اپنی رحمانیت کے ماتحت اپنے بنائے ہوئے قانون وسعت رحمتی کل شیء کی وجہ سے تمہاری دعاؤں کو سنے۔ اور دنیا میں

اسلام کی اشاعت کی داغ بیل

ڈالے۔

خلیل احمد ناصر مبلغ امریکہ جو آج کل یہاں آئے ہوئے ہیں۔ انہیں میں نے ایک دن پہلے بھی کہا تھا۔ اور آج بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ سفید لوگوں میں تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ آج ہی مولوی نور الحق صاحب انور کا امریکہ سے خط آیا ہے۔ کہ آپ نے تحریک فرمائی تھی۔ کہ سفید لوگوں میں تبلیغ پر زور دیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی اس توجہ کو قبول فرمایا۔ اور اس نے ہماری مدد فرمائی۔ چنانچہ آج میں کینیڈا کے ایک دوست کی بیعت کا خط بھیجتا ہوں۔ یہ دوست فوج میں ملازم ہیں۔ اور سفید رنگ کے ہیں۔ مولوی نور الحق صاحب نے اس دوست کا فوٹو بھی ساتھ بھیجا ہے۔ غرض ان کے امریکہ واپس جانے سے پہلے ہی خدا تعالیٰ نے

سفید لوگوں میں تبلیغ

کے رستے کھول دیئے ہیں۔ اس نو مسلم دوست نے مولوی صاحب کو لکھا ہے۔ کہ میں نے ابھی نماز کو عملی طور پر سیکھنا ہے اور آپ جانتے ہیں۔ کہ یہ کسی معلم کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ مگر آپ ابھی تک مجھ سے ملے نہیں کہ میں آپ سے نماز پڑھنا سیکھوں۔ مولوی صاحب نے اسے لکھا ہے کہ جب آپ کو فوج سے چھٹی ملے۔ تو مجھے اطلاع دیں۔ میں فوراً آ جاؤں گا۔ اور نماز کا طریق آپ کو بتا دوں گا۔ سو دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ پہلے تمہارے دل میں اسلام قائم کرے۔ اور پھر تمہارے ذریعہ دوسرے لوگوں کے دلوں میں اسلام قائم کرے۔ تم اس وقت تک دم نہ لو۔ جب تک کہ تم میں سے ہر ایک واقف زندگی بیس بیس اور واقف زندگی تیار نہ کرے۔ اور پھر وہ بیس بیس واقف زندگی اس وقت تک دم نہ لیں جب تک کہ وہ آگے بیس بیس واقف زندگی تیار نہ کریں اسلام کی اشاعت کے لئے

ہزاروں بلکہ لاکھوں مبلغوں کی ضرورت ہے،

جب وہ لوگ تقویٰ اور اخلاص سے باہر نکلیں گے اور اسلام کی اشاعت کریں گے۔ تو ساری دنیا اسلام کو قبول کرے گی۔ اور دنیا سے کینہ کپٹ اور شرارت کا بیج دور ہو جائے گا۔ اور امن قائم ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ اس بارہ میں تمہاری مدد فرمائے۔

یاد رکھو

چندے بھی بڑھیں گے جب آدمیوں کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ اور آدمیوں کی تعداد بھی زیادہ ہو گی۔ جب واقفین کی تعداد بڑھے۔ اور ان کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ لوگ سلسلہ میں داخل ہوں۔ جب زیادہ سے زیادہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔ تو وہ چندے بھی دیں گے۔ اور اسی طرح اسلام کی اشاعت کا کام بڑھتا چلا جائے گا۔ اور آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ دن بھی آ جائے گا۔ جب ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو گا۔

(الفضل مورخہ ۲۰/۱۱/۵۵)

مبلغین سلسلہ احمدیہ کا جنوبی ہند میں کامیاب دورہ

۱۰۶۳ میل کا سفر بذریعہ ریل و موٹر کار ۔ ۴۵۰۰ افراد کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا
آٹھ تبلیغی جلسے اور سات تربیتی اجلاس منعقد ہوئے

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب فاضل امینی انچارج مبلغ بمبئی)

(۲)

شموگہ میں پبلک جلسہ

جماعت احمدیہ شموگہ کی طرف سے مورخہ ۱۴ر نومبر کو "کرناٹک سنگھا" ہال میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا انتظام تھا۔ اس جلسہ کے اشتہارات اردو اور کنڑی زبان میں شائع کئے گئے تھے۔ پروگرام کے مطابق جلسہ ۴½ بجے شام زیر صدارت شری مان کے سیتارام شاستری ایڈووکیٹ شروع ہوا۔ اس جلسہ میں بھی جملہ اراکین وفد نے تقاریر کیں۔ مکرم نوجوان صاحب کی تقریر انگریزی میں اور مکرم مولوی احمد رشید صاحب کی تقریر عربی میں ہوئی۔ جس کا اردو ترجمہ خاکسار نے پیش کیا۔ اس جلسہ میں غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کے اختتام پر صاحب صدر نے تقریر کرتے ہوئے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پُر امن تعلیم اور پھر اپنے مقصد میں کامیابی اس امر کا واضح ثبوت ہے۔ کہ آپ خدا تعالےٰ کی طرف سے تھے۔ جلسہ کی کامیابی کا لوکل جماعت پر بفضلہ تعالےٰ اچھا اثر ہوا۔ اور انہوں نے یہ عزم ظاہر کیا۔ کہ وہ آئندہ انشاء اللہ ہر سال جلسہ کیا کرینگے

خاص تذکرہ یہاں پر اس امر کا تذکرہ کر دینا ضروری ہے کہ مکرم میر کلیم اللہ صاحب جو ایک پرانے مخلص احمدی ہیں۔ اُن کے خاندان کے افراد میں خدمت دین کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ قیام شموگہ کے دوران میں مکرم سید مدارشاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے اپنی ایک کار اور اپنا ایک فرزند عزیزم خلیل احمد صاحب بطور ڈرائیور ہمارے لئے وقف کر دیا۔ اور ہم اس کار میں سرب۔ ساگر اور شموگہ آتے جاتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس خاندان کو اپنے فضلوں کا وارث بناتے۔ اور دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

ساگر میں جلسہ کا انعقاد

مورخہ ۷ر نومبر کو مبلغین کا یہ وفد جناب سید مدارشاہ صاحب کی کار میں ساگر کے لئے روانہ ہوا۔ کیونکہ ساگر کی جماعت نے وہاں ٹاؤن ہال میں جلسہ کا انتظام کیا تھا۔ جس کے اشتہارات کنڑی زبان میں شائع کئے گئے۔ حسب پروگرام یہ جلسہ زیر صدارت شری مرتجنیار اڈ ہائیٹ میونسپل پریذیڈنٹ شروع ہوا۔ ہال سامعین سے پُر تھا۔ غیر احمدی دوست بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں خاکسار۔ مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ مولوی مبارک علی صاحب اور مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے اردو میں تقاریر کیں اور محترم نوجوان صاحب نے انگریزی میں اور مولانا احمد رشید صاحب نے عربی میں۔ تقریر کی۔ جس کا ترجمہ خاکسار نے پیش کیا۔ اس جلسہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کو پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عقائد کو بھی بیان کیا گیا۔ ہمارے معززین کے علاوہ ایک مقامی ہائی سکول کے ہیڈ پنڈت شری بی۔ بی گنگا دھر نے کنڑی زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ جلسہ کے بعد قریباً ایک درجن غیر احمدی نوجوانوں نے اس امر کی خواہش ظاہر کی۔ کہ وہ احمدیت کے بارہ میں اپنے شکوک کو رفع کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ مبلغین کی قیامگاہ پر رات کے دو بجے تک تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ اور مزید تحقیقات کرنے کا وعدہ کرکے واپس گئے۔ ساگر میں صرف تین احمدی خاندان ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اُن کے تعلقات غیر احمدی احباب اور غیر مسلم دوستوں سے اچھے ہیں۔ اور اس جلسہ کی کامیابی کی وجہ سے اُن کا حوصلہ بڑھ گیا ہے۔ اور انشاء اللہ وہ اپنی تبلیغی جد وجہد کو اور تیز بنائیں گے۔ خدا تعالےٰ توفیق دے۔ آمین۔

مبلغین سلسلہ بنگلور میں

مورخہ ۸ر نومبر کی صبح کو مبلغین کرام کا وفد ساگر سے روانہ ہو کر شموگہ پہنچا۔ اور شام کو بنگلور کے لئے روانہ ہوا۔ یہ وفد ۹ر نومبر کی صبح کو بنگلور پہنچا۔ احباب جماعت کو جمع کرکے جلسہ کرنے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ باہمی مشورہ سے طے ہوا کہ ۱۲ر نومبر کو ٹاؤن ہال میں جلسہ منعقد کیا جائے۔ فیصلہ کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب وائس پریذیڈنٹ اور مکرم عبد الرحیم صاحب سیکرٹری امور عامہ اس جلسہ کے انتظامات میں مشغول ہو گئے اور خدا کے فضل و کرم سے دو روز میں ہی سب انتظامات مکمل کر لئے۔ اس جلسہ کے اشتہارات اردو، انگریزی اور کنڑی زبان میں شائع کئے گئے۔

جلسہ بنگلور کے انعقاد سے قبل دو روز کی فرصت تھی۔ اس لئے ۱۰ر نومبر کی صبح کو خاکسار بمعیت مولوی مبارک علی صاحب۔ مولوی حکیم محمد الدین صاحب اور جناب عبد الرحیم صاحب آف بنگلور گبّی کے لئے روانہ ہوا۔ گبّی بنگلور سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وہاں گذشتہ سال ہی ایک نئی جماعت قائم ہوئی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ عدم تربیت کی وجہ سے بعض لوگ مرتد ہو گئے۔ مگر پھر بھی پانچ نوجوان بدستور جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ وفد کے اراکین کا وہاں جانا اُن کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث بنا۔ وقت کی تنگی اور وہاں کی فضا کے پیش نظر جلسہ کا انتظام نہ ہو سکا۔ اس لئے اسی شام کو ہی ہم واپس بنگلور پہنچ گئے۔

خطبہ جمعہ مورخہ ۱۱ر نومبر کو بنگلور میں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ میں خاکسار نے احباب جماعت کو تبلیغ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور یہ کہ تبلیغ کا کام جلسوں کے علاوہ بھی مستقل طور پر جاری رہنا چاہیئے۔

جلسہ بنگلور کی کارروائی اور مخالفین کی شرارت

مورخہ ۱۲ر نومبر کو حسب پروگرام ہمارا جلسہ ٹاؤن ہال میں زیر صدارت شری وی۔ پی دین دیال نائیڈو میئر کارپوریشن منعقد ہوا۔ ہمارے جلسہ کا اعلان ایک مقامی اخبار "آزاد" میں شائع ہوا۔ مگر عین جلسہ کے روز اسی اخبار نے مسلمانوں کو اس جلسہ میں شریک ہونے سے روکا۔ اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں یہ غلط بیانی کی گئی۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ مگر پھر بھی تین صد کے قریب حاضری ہو گئی جس میں اکثریت غیر احمدی دوستوں کی تھی۔ ہمیں بعض ذرائع سے علم ہو چکا تھا۔ کہ بعض لوگ اس جلسہ میں محض گڑبڑ ڈالنے اور فتنہ پیدا کرنے کی نیت سے آئے ہیں اس لئے احباب جماعت چوکس تھے۔ جلسہ کا تقریری پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے حکیم محمد الدین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی بلند مقام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں محترم نوجوان صاحب نے انگریزی میں ایک گھنٹہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر فرمائی۔ ان کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر شروع کی۔ اور اسی دوران میں اُن الزامات کا ازالہ کیا۔ جو اخبار "آزاد" نے جماعت احمدیہ پر لگائے تھے۔ کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ شرارتی عنصر نے یہ دیکھ کر کہ پبلک متاثر ہو رہی ہے۔ بعض تحریری اعتراضات لکھ کر صاحب صدر کو بھجوائے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد مولوی مبارک علی صاحب نے تقریر شروع کی۔ تو مخالفین نے شور مچانا شروع کیا۔ کہ ہمارے سوالات کے جوابات دیئے جائیں۔ چنانچہ صاحب صدر کی اجازت سے اُن سوالات کے جوابات خاکسار نے پیش کئے مگر چونکہ یہ عنصر صرف شرارت کی نیت سے آیا تھا۔ اس لئے شور بڑھتا گیا۔ آخر پریذیڈنٹ صاحب جلسہ کی اختتامی تقریر کے بعد جلسہ کی کارروائی کو بند کر دیا گیا۔ اختتام جلسہ کے بعد ان لوگوں نے ہال سے باہر اراکین وفد سے بحث و تمحیص شروع کی۔ کچھ عرصہ کی گڑبڑ کے بعد پولیس کی مداخلت سے یہ عنصر منتشر ہوا۔ اور اراکین وفد بخیریت اپنی قیامگاہ پر پہنچے۔ گذشتہ سال بھی اسی فسادی عنصر نے ہمارے جلسہ میں فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس جلسہ میں فسادی عنصر پر کنٹرول کرنے کے لئے مکرم عبد الرحیم صاحب نے بہت اچھا پارٹ ادا کیا یہ امر قابل ذکر ہے کہ مقامی جماعت کے افراد اور خصوصاً مکرم بشیر احمد صاحب B۔A۔ وائس پریذیڈنٹ نے اراکین وفد سے ہر رنگ میں تعاون کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مدراس میں مبلغین سلسلہ کی دعوت و تبلیغ

پروگرام کے مطابق مبلغین کا یہ وفد ۱۳ر نومبر کی صبح کو بنگلور سے روانہ ہو کر تین بجے شام مدراس پہنچ گیا وفد کے مدراس پہنچنے کے بعد مقامی سیکرٹری تبلیغ کی طرف سے دو اشتہارات شائع کئے گئے۔ کہ جماعت کے مبلغین آپوڑ لیا اسٹریٹ میلاپور میں ۱۸ر نومبر تک مقیم رہیں گے۔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا چاہیں یا اپنے شکوک کا ازالہ کروانا چاہیں تو وہ ۷ بجے صبح تا ۸ بجے صبح تک ملاقات کر سکتے ہیں۔ اور دوسرے اشتہار میں دو جلسوں کا اعلان کیا۔ کہ ۱۶ر نومبر کو سمبو داس اسٹریٹ جارج ٹاؤن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد ہوں گے۔ شرکت کی دعوت عام ہے۔

چنانچہ حسب اعلان دو نو مقامات پر جلسے منعقد ہوئے۔ ۱۷ر نومبر کے جلسہ میں جناب سیٹھ اسماعیل صاحب ایڈیٹر "دلچسپ" مدراس اور مولانا ابو الکلال ندوی صاحب بھی شریک ہوئے۔ دوران جلسہ میں ایڈیٹر صاحب "دلچسپ" نے بعض اختلافی امور کی وضاحت طلب کی۔ مگر جب ان کو بتایا گیا۔ کہ اختلافی امور پر تبادلہ خیالات کے لئے علیحدہ وقت مقرر ہے تو وہ خاموش ہو گئے بفضلہ تعالےٰ دونوں جگہوں پر ہمارے یہ جلسے ماحول کے اعتبار سے کامیاب رہے۔

مبلغین کا یہ وفد ۱۳ر نومبر سے ۱۸ر نومبر تک مدراس میں مقیم رہا۔ اور دوران قیام میں مندرجہ ذیل ذی اثر اور سنجیدہ غیر احمدی احباب سے تبلیغی ملاقاتیں ہوئیں۔ اور جماعت کا لٹریچر پیش کیا۔

۱۔ جناب محمد اسماعیل صاحب صدر مسلم لیگ۔ ۲۔ ڈاکٹر عبد الشکور صاحب۔ ۳۔ ڈاکٹر محمد ہاشم صاحب اور سیٹھ عبد الرحمٰن الہ رکھا مدراسی کے رشتہ داروں میں سے ہیں) ۴۔ جناب عبد الرؤف صاحب ایڈیٹر Deccan Times۔ ۵۔ جناب رضوی صاحب ڈپٹی شیرف مدراس۔ ۶۔ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار "دلچسپ" مدراس۔ ۷۔ ڈاکٹر خلیل صاحب M.R.O.۔ ۸۔ جناب سیٹھ محمد نور اللہ صاحب مالک تلدار بیڑی۔ ۹۔ جناب سیٹھ عزیز صاحب پارٹنر تاج محل بیڑی ۱۰۔ جناب مولانا ابو الحلال صاحب ندوی۔

دوران قیام مدراس میں جناب علی محی الدین صاحب احمدی اور جناب نوجوان صاحب تبلیغی امور میں ہمارے ساتھ شریک رہے۔ علی محی الدین صاحب نے اپنی کار اس کام کے لئے وقف کر دی تھی۔ اور وہ خود ڈرائیو کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے نقل و حرکت میں آسانی رہی۔ مدراس میں اگرچہ جماعت ربانی مشن (باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ═ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا

چونسٹھواں ۶۴ سالانہ

جلسہ

منعقدہ ۲۶/۲۷/۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

بروز پیر - منگل - بدھ

تحقیقِ حق و صداقتِ احمدیت معلوم کرنے کا بہترین و نادر موقعہ!

خود تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں

پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم و تکریم اور ہندو مسلم سکھ اتحاد کے متعلق تقاریر سنیں

پہلا دن ۲۶ فتح ۱۳۳۴ھش مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء بروز پیر

پہلا اجلاس

زیر صدارت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن

۴۵-۹ تا ۰۰-۱۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۰۰-۱۰ تا ۲۰-۱۰ دعا و افتتاح جلسہ

۲۰-۱۰ تا ۴۰-۱۰ پیغام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۴۰-۱۰ تا ۴۵-۱۰ نظم

۴۵-۱۰ تا ۴۵-۱۱ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

۴۵-۱۱ تا ۵۰-۱۱ نظم

۵۰-۱۱ تا ۰۰-۱ زندہ خدا۔ محترم جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

۳۰-۲ تا ۴۵-۲ تلاوت قرآن کریم و نظم

۴۵-۲ تا ۳۵-۳ اسلام کا نظریہ نجات۔ مکرم جناب مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری

۳۵-۳ تا ۴۰-۳ نظم

۴۰-۳ تا ۵۰-۴ اسلامی اصول کی برتری۔ مکرم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ سابق مبلغ ممالک اسلامیہ

دوسرا دن ۲۷ فتح ۱۳۳۴ھش مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۵۵ء بروز منگل — پروگرام

پہلا اجلاس

زیر صدارت حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

۴۵-۹ تا ۰۰-۱۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۰۰-۱۰ تا ۵۵-۱۰ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی

۵۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱ نظم

۰۰-۱۱ تا ۰۰-۱۲ اسلام اور امن عالم۔ مکرم جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ بمبئی

۰۰-۱۲ تا ۰۵-۱۲ نظم

۰۵-۱۲ تا ۰۰-۱ اسلامی فلسفۂ اخلاق۔ محترم جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت مکرم جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان

۳۰-۲ تا ۴۵-۲ تلاوت قرآن کریم و نظم

۴۵-۲ تا ۴۵-۳ جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت۔ مکرم جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر

۴۵-۳ تا ۵۰-۳ نظم

۵۰-۳ تا ۰۰-۵ دنیا کے چار پیشوا۔ مکرم جناب مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

تیسرا دن ۲۸ فتح ۱۳۳۴ھش مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء بروز بدھ

پہلا اجلاس

زیر صدارت حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سیاح یورپ و ممالک اسلامیہ

۴۵-۹ تا ۰۰-۱۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۰۰-۱۰ تا ۵۵-۱۰ جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد۔ مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی

۵۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱ نظم

۰۰-۱۱ تا ۰۰-۱۲ اشتراکیت اور نظام اسلام۔ مکرم جناب اختر احمد صاحب پروفیسر پٹنہ کالج پٹنہ

۰۰-۱۲ تا ۰۵-۱۲ نظم

۰۵-۱۲ تا ۰۰-۱ بیرونی مشنوں کے حالات

وقفہ برائے ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

زیر صدارت حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان

۳۰-۲ تا ۴۵-۲ تلاوت قرآن کریم و نظم

۴۵-۲ تا ۴۵-۳ سکھ مسلم ہندو مسلم اتحاد۔ مکرم جناب گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

۴۵-۳ تا ۵۰-۳ نظم

۵۰-۳ تا ۰۰-۵ جماعت احمدیہ کا مستقبل۔ مکرم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ و سابق مبلغ ممالک اسلامیہ

دعا و اختتام جلسہ

پروگرام جلسہ مستورات منعقدہ ۲۷ دسمبر بروز منگل

پہلا اجلاس

۳۰-۱۰ تا ۵۰-۱۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۵۰-۱۰ تا ۵۰-۱۱ تقریر مکرم جناب گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

۵۰-۱۱ تا ۵۰-۱۲ تقریر مکرم جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ

دوسرا اجلاس

۳۰-۲ تا ۴۵-۲ تلاوت قرآن کریم و نظم

۴۵-۲ تا ۱۵-۳ اسلام اور عورت کا درجہ۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ چوہدری بدر الدین صاحب عامل

۱۵-۳ تا ۴۵-۳ احمدی خاتون کی ذمہ داریاں۔ محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی

۴۵-۳ تا ۱۵-۴ سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ زبیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب

۱۵-۴ تا ۴۵-۴ تحریک لجنہ اماء اللہ۔ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

نوٹ:- (۱) مردانہ جلسہ کا پروگرام بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جا سکے گا البتہ صرف ۲۷ دسمبر کو مستورات کا علیحدہ پروگرام ہوگا

(۲) دوران جلسہ میں کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۳) ناظر دعوت و تبلیغ کی اجازت سے پروگرام میں تبدیلی ہو سکتی ہے

خاکسار:- مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۹ر نومبر۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ اوران کی غلالت و رخصت کے عرصہ میں مکرم صلاح الدین صاحب قائمقام ناظر امور عامہ اور مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال اور مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب نائب ناظر بیت المال مقرر ہوئے ہیں احباب دعا فرمائیں سب کو کما حقہٗ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا ہو۔

لاہور۔ محمد شفیق صاحب واقف زندگی ابسر میاں محمد عمر صاحب آف کلکتہ) امسال ایم۔ ایس سی (آنرز سکول) کیمسٹری کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔ اور یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ ان دنوں گلاسگو یونیورسٹی (سکاٹ لینڈ) میں پی۔ ایچ ڈی کرنے گئے ہوئے ہیں۔ احباب ان کی مزید کامیابیوں اور اسلام واحمدیت کی خدمت کی توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۳۰ر دسمبر۔ مکرم عباس سلطان غوث صاحب ماریشس پاکستان کے لئے روانہ ہوگئے آپ نے قادیان سے روانہ ہوتے ہوئے احباب سے درخواست کی تا پھر بھی انہیں قادیان کی زیارت نصیب ہو۔ بتایا کہ میرا تاثر یہ ہے کہ بھارت کے احمدی بہت پر امید ہیں اوران میں مایوسی کا نام تک نہیں۔

گورداسپور ۸ر دسمبر۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ ناظر اعلیٰ جناب ٹھاکر کرم سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر کی زیر صدارت منعقدہ ڈسٹرکٹ اولمپک ایسوسی ایشن کے اجلاس میں شریک ہوئے جس میں نئے سال کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

یکم۔ دوا ... ۸ر دسمبر کو بمقدمات مالگذاری جائداد صدر انجمن و ڈکیتی مکرم ملک صلاح الدین صاحب بٹالہ و گورداسپور گئے۔

زائرین | کثیر تعداد میں احباب زیارت قادیان کیلئے تشریف لائے بعض کے اسماء درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

(۱) مکرم شیخ محمد نصیب صاحب (صحابی) حال مہاجر خانقاہ ڈوگراں (مغربی پاک) آمد ۱۱/۵۵-۷ روانگی ۱۲/۵۵-۲ (۲) مکرم عبد الجلیل صاحب عشرت لاہور برادر مولانا عبد المجید صاحب سالک ایڈیٹر (انقلاب) آمد ۱۲/۵۵-۶ روانگی ۱۲/۵۵-۸ (۳) مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ آمد ۱۲/۵۵-۸ روانگی ۱۲/۵۵-۱۲ (۴) مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ

مولانا عبد الرحیم صاحب درد کی وفات

بقیہ صفحہ ۱

اور تعلیمی اداروں میں تعطیل کر دی گئی۔ اور مورخہ ۱۲/۵۵-۹ کو بعد نماز جمعہ جملہ درویشان نے نماز جنازہ غائب ادا کی۔

ادارہ بدر آپ کی وفات پر دلی رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے خدا کے حضور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیں انکے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

رپورٹ دورہ جنوبی ہند بقیہ صفحہ ۵

چھوٹی ہے۔ مگر احباب جماعت میں تبلیغ کا جذبہ موجود ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کی نیک مساعی میں برکت دے۔ اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

تبلیغی دورہ میں دیگر مساعی

مبلغین کے اس دورہ کے دوران ... ... دفعہ بنگلور میں دو دفعہ۔ بنگلور میں ایک مرتبہ اور مدراس میں معمر تربیتی اجلاس منعقد ہوئے جن میں احباب جماعت کو سلسلہ کی مالی مشکلات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مالی قربانی کی تحریک کی نمازوں میں باقاعدگی۔ تبلیغ میں سرگرمی کی طرف توجہ دلائی۔

احباب جماعت کا تعاون

یہ امر باعث خوشی ہے کہ سب جماعتوں میں جہاں مبلغین کا یہ وفد گیا۔ احباب جماعت نے اُن سے نہایت محبت واخلاص سے تعاون کیا۔ اور مبلغین کی آمد سے بہترین رنگ میں فائدہ اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ بعض جگہوں میں صرف دو تین خاندان احمدی تھے۔ اگر اُن کا اخلاص و جوش قابل رشک تھا

جزاھم اللہ احسن الجزاء

اس دورہ میں مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس کی رفاقت بھی فائدہ مند ثابت ہوئی۔ انہوں نے ہر جلسہ میں انگریزی زبان میں تقریر کی جو علمی طبقہ میں پسند کی گئی۔ آپ ابھی نوجوان ہیں۔ مگر آپ کی دینی معلومات اور پھر انگریزی تقریر کی روانی سے پبلک بے حد متاثر ہوتی تھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص وعلم میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ تبلیغی دورہ ۱۸ر نومبر کو ختم ہوا۔ اور مبلغین ۱۸ر کی شام کو اپنے اپنے مراکز کے لئے واپس روانہ ہوئے۔ بالآخر درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی دورہ میں برکت دے۔ اور اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

بقیہ خطبہ صفحہ ۳

سے تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے کشفوں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے الہاموں کی چاشنی مل جائے اور مزہ پڑ جائے۔ تو تمہاری ساری زندگی سنور جائے گی۔ اور ساری شہرت

اللہ تعالیٰ کے احسانات

ایسی شکل میں دیکھو گے۔ کہ جدھر تم ہو گے۔ ادھر ہی خدا ہوگا جدھر تم دیکھو گے خدا بھی ادھر ہی دیکھے گا جس طرف تم چلو گے خدا بھی اس طرف ہی چلے گا۔ جو ارادہ تم کرو گے وہی ارادہ خدا بھی کرے گا۔ اور جب بندے اور خدا کے ارادے مل جاتے ہیں۔ تو پھر بڑی برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

چندہ جلسہ سالانہ اور عہدہ داران مال!

احباب کرام کو اخبار بدر کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ ہمارا سالانہ جلسہ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر کو مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ جبکہ بھارت کے اطراف و جوانب سے مخلصین اس روحانی چشمہ سے فیض یاب ہونے کے لئے دیارِ محبوب میں جمع ہوں گے اور اپنے مولا کے فضلوں کو جذب کرنے کا موجب بنیں گے اور پھر نئے عزم اور نئے ولولوں کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس جائیں گے۔ احباب کو یہ معلوم کر کے بھی خوشی ہوگی۔ کہ اس سال بھی پاکستان سے زائرین کا ایک قافلہ دار المسیح میں پہونچ رہا ہے۔ اس خالص اسلامی اجتماع میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیاروں کا ذکر بلند کیا جاتا ہے۔ ایسے مقامات اور مجالس پر انوار الٰہی کی بارشیں برستی ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس اجتماع میں شامل ہو کر ان انوار سے حصہ پائینگے۔ وہ اصحاب جو اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ کر ادا کر چکے ہیں اور پھر اس تقریب سعید میں شمولیت بھی کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً دوہرے ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اگر آپ نے ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں فرمایا۔ تو اب بھی موقعہ ہے آپ جلد چندہ جلسہ سالانہ ادا کر کے اپنے زبن سے سبکدوش ہوں۔

ایسے اصحاب جو اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے اس اجتماع میں شامل نہیں ہو رہے۔ انہیں بھی گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ مجبوریوں اور معذوریوں کو جانتا ہے۔ اس کے خزانوں میں کمی نہیں وہ بھی اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر کے پورے ثواب کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔

عہدہ داران مال سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی وصولی کی کوشش کو اور تیز کر دیں۔ نیز ان کے پاس جس قدر چندہ جمع ہو چکا ہوا سے داخل خزانہ کرانے کی کوشش فرمائیں۔ تا کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخروئی حاصل کر سکیں۔

ناظر بیت المال قادیان

ایک ضروری اعلان!

تمام جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انسپکٹران بیت المال کو باقاعدگی کے ساتھ مرکز سے سفر خرچ بھجوایا جاتا ہے۔ کوئی جماعت یا فرد انسپکٹران بیت المال کو ذاتی طور پر یا چندہ جات کی رقم میں سے اس غرض کے لئے کوئی رقم بغیر اجازت نظارت ہذا نہ دے۔ علاوہ ازیں بعض احباب انسپکٹران بیت المال کو مرکزی نمائندہ خیال کرتے ہوئے ان کے ساتھ رقوم کا لین دین کرتے ہیں۔ اعادہ ان رقم نہ ملنے پر نظارت بیت المال سے شکایت کرتے ہیں نظارت ہذا آئندہ ایسی شکایات پر بھی غور نہیں کرے گی دوستوں کو از خود احتیاط کرنی چاہیئے۔

اس اعلان کے بعد اگر کسی جماعت یا فرد نے انسپکٹران بیت المال کو ان کی ذاتی یا مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے کوئی رقم ادا کی تو اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری اُس جماعت یا فرد پر ہوگی۔

ناظر بیت المال قادیان

زکوٰۃ کا حساب لگانے کا طریق

تجارت کے مال پر زکوٰۃ کا حساب اس طرح لگایا جاتا ہے۔ کہ جتنا روپیہ جتنے ماہ تک تجارت میں لگایا جائے اتنے روپے اتنے مہینے میں ضرب دیکر تمام حاصل ضربوں کو جمع کر لیا جائے۔ حاصل جمع کو بارہ پر تقسیم کر کے جو رقم نکلے اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ مثلاً

رقم جو تجارت پر لگائی گئی	میعاد مہینوں میں	(حاصل ضرب)
۲۵۰ روپے	۱۲	(۲۵۰ × ۱۲) = ۳۰۰۰ روپے
۲۰ "	۱۰	(۲۰ × ۱۰) = ۲۰۰ "
۵۰۰ "	۸	(۵۰۰ × ۸) = ۴۰۰۰ "
۷۷۰ روپے	۳۰	۷۲۰۰ روپے

۷۲۰۰ روپے کو بارہ پر تقسیم کیا $\frac{۷۲۰۰}{۱۲}$ = ۶۰۰ اب چھ صد کا چالیسواں حصہ یعنی $\frac{۶۰۰}{۴۰}$ = ۱۵ روپے زکوٰۃ کی رقم ہے۔ جس کا ادا کرنا فرض ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

درخواست دعا خاکسار کے خسر مکرم محمد افروز خان صاحب اٹاوہ گذشتہ ماہ سے سخت بیمار چلے آرہے ہیں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار مرزا منور احمد درویش قادیان۔

۲۴ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا۔ کشمیر کے ایک دوست میاں دین محمد صاحب جن کے بیٹے عبد الرحمٰن نائی لاہور میں رہتے ہیں۔ فوت ہو گئے ہیں ان کے جنازہ میں بہت کم لوگ شامل ہوئے ہیں نماز کے بعد ان کا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

علیگڑھ۔ ۲۰ردسمبر۔ جلالۃ الملک شاہ سعود کو مسلم یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر آف لا کی ڈگری دی گئی۔ اس کنووکیشن میں جتنا مجمع تھا اتنا پچھلے تیس سال میں کسی کنووکیشن پر نہیں ہوا۔ سپاسنامہ میں شاہ موصوف کی تعلیم و تربیت اور خدمات کا ذکر کیا گیا۔ اور یہ کہ آپ کے ملک کی امن و سلامتی ضرب المثل ہوگئی ہے۔ اور وہ سرزمین اب سونا اگل رہی ہے۔ شاہی محلات تعلیم کے لئے وقف کر دیئے ہیں۔ اور مسجد نبوی اور مسجد حرام کی کردوں روپوں سے توسیع ہو رہی ہے۔ شاہ موصوف نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ مساوات اور اخوت کے راستہ پر چلیں اور اچھے انسان بنیں کہ انہیں اصولوں کے ساتھ اسلام دور دور تک پہنچا ہے۔

آپ کی آمد پر ۱۹۴۷ء کے بعد پہلی بار آزادانہ نعرہ ہائے تکبیر لگائے گئے۔ آپ نے یونین ہال کے باہر سیکڑوں طلباء کو کھڑا دیکھ کر عمارت کے لئے پچاس ہزار روپیہ کا عطیہ دیا۔ نیز یونیورسٹی کے ملازمین میں تقسیم کے لئے پانچ ہزار اور ڈرائیوروں کے لئے تین ہزار روپیہ عنایت کیا۔

آگرہ۔ ۸ردسمبر۔ لال قلعہ میں شاہ سعود کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور سپاسنامہ بھی دیا گیا۔ اور آپ کو تحفے دیئے گئے۔ آپ نے بھی مختلف افسران کو تحائف دیئے۔ اس سے قبل آپ نے شملہ پولیس کو دس ہزار روپیہ اور شملہ پولیس چیف کو پانصد اور ایک ہسپتال کو پانچ ہزار اور راشٹرپتی بھون کے ہر حجام اور ڈرائیور کو سو سو روپیہ انعام دیا۔ اور شاہی سواری کی زد میں آنے والی مرغی کے مالک کو دو سو روپیہ دیا۔

نئی دہلی۔ ۵ردسمبر۔ پنڈت نہرو نے مشرق وسطیٰ کے فوجی معاہدہ کی مذمت کی اور کہا کہ بغداد معاہدہ میں پاکستان۔ برطانیہ اور دوسرے ملکوں کی شمولیت افسوسناک اور امن کے منافی ہے۔

حیدرآباد۔ ۵ردسمبر۔ جلالۃ الملک شاہ سعود جب بذریعہ ہوائی جہاز حیدرآباد پہونچے۔ تو نظام حیدرآباد۔ وزیر اعلیٰ اور دیگر سرکردہ لوگوں نے عظیم الشان استقبال کیا گیا۔ ہجوم ہوائی میدان سے پانچ میل تک تھا۔ عرب باشندوں نے خاص طور پر تپاک خیر مقدم کیا اور عربی زبان میں مختلف نعرے لگائے۔ جلالۃ الملک نظام صاحب کے ہمراہ کھلی کار میں جوبلی ہال میں تشریف لے گئے۔ اور نظام صاحب کی طرف سے دی گئی دعوت میں شرکت کی۔

بنگلور۔ ۶ردسمبر۔ شاہ سعود طیارہ پر بنگلور تشریف لائے۔ راج پرمکھ اور وزراء نے استقبال کیا۔

مدراس۔ ۶ردسمبر۔ گذشتہ ہفتہ مدراس میں طوفان باد و باراں سے تین سو زائد افراد ہلاک ہوگئے۔ وزیر اعلیٰ و افسران نے ہوائی جہاز سے اس علاقہ کا معائنہ کیا۔ مصیبت زدگان کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ خوراک پہونچائی جارہی ہے۔

زنگیوان ۴ردسمبر۔ روسی لیڈر مسٹر خروشچیف نے کہا کہ روس امن اور تخفیف اسلحہ کی پالیسی کا حامی ہے لیکن وہ یکطرفہ طور پر اسلحہ میں کمی نہ کرے گا۔ مغربی ممالک ہٹلر کی طرح جنگ کر رہے ہیں۔

تمباکو نوشی کی مضرت

برطانیہ میں سرطان کی مہم کے ڈاکٹر رچرڈ ڈال سٹاکس اور ڈاکٹر جان ایم کیمبل نے برٹش میڈیکل جرنل میں لکھا ہے کہ تحقیقات کے دوران میں انہوں نے دس ہزار افراد کی حالت کی چھان بین کی۔ اور اس نتیجہ پر پہونچے کہ لورپول میں سرطان سے جس قدر اموات ہوئیں ان میں سے نصف سگریٹ نوشی کے باعث ہوئیں۔

بڑی عمر کے دوست بھی کوشش کر کے سگرٹ نوشی اور تمباکو نوشی ترک کر سکتے ہیں۔ بچوں کو خاص طور پر اس سے باز رکھنا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد

انگریزی معاصر ٹربیون انبالہ مورخہ ۹/۱۲/۵۵ زیر عنوان "احمدی ڈاکٹر سیلاب زدہ علاقوں کی امداد کر رہے ہیں" رقمطراز ہے کہ

"آج مسٹر اے حمید صاحب عاجز ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان نے بتایا کہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ کے ڈاکٹر اور والنٹیروں نے پھیروچیچی میں ریلیف سنٹر قائم کر کے ضلع گورداسپور کے بیٹ کے علاقہ میں طبی امداد بہم پہنچائی ہے۔ روزانہ قریبًا ایک سو مریضوں کو مفت طبی امداد دی جاتی رہی۔ اور اس علاقہ کے دیہاتیوں کی بڑی تعداد کو دیگر قسم کی امداد بھی بہم پہنچائی گئی۔ حکام ضلع نیز سردار اجل سنگھ صاحب وزیر مال و سردار پرتاپ سنگھ صاحب کیروں وزیر ترقیات نے جماعت کی اس بامونعہ اور مفید امداد کا شکریہ ادا کیا ہے۔

سرینگر۔ ۹ردسمبر۔ وزیر اعظم روس مارشل بلگانن نے سری نگر میں اعلان کیا کہ کشمیر بھارت کا شمالی حصہ ہے۔ اور اس کے دورہ کے بغیر میرا بھارت کا دورہ نامکمل رہتا۔

واشنگٹن۔ ۹ردسمبر۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ چاہتا ہے کہ روس سے جو نیا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے مغربی ممالک باہم دفاعی معاہدے کریں اور روسی حملہ کا جواب دینے کے لئے فوجی طاقت مضبوط بنائیں۔

حیدرآباد۔ ۹ردسمبر۔ پنڈت نہرو نے اعلان کیا کہ صوبوں کی نئی حدبندی کے سلسلہ میں ہائی کمان ایجی ٹیشن یا دھمکیوں سے متاثر نہیں ہوگا۔ پنجاب میں ہندی اور گورمکھی کے جھگڑے میں حقائق کی بجائے مذہبی جذبات سے کام لیا جا رہا ہے۔ نیز کہا کہ دوسری زبانوں کی طرح اردو ہمارے دیش کا قیمتی اثاثہ ہے۔ کوئی زبان بھی اپنے دروازے دوسری زبانوں پر بند کر کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ کہنا سراسر بیہودگی ہے کہ اردو ایک غیر ملکی زبان ہے۔ اردو کا ماخذ سنسکرت ہے جو بعد ازاں فارسی عربی انگریزی اور ہندی کے میل ملاپ سے پیدا ہوئے۔ ہماری زبان ہے جو کہ بھارت میں ہی پیدا ہوئی۔ اور بھارت میں وسیع پیمانہ پر بولی جاتی ہے۔ اردو کی ترقی کو روکنا ایک غلطی ہوگی۔ کیونکہ جتنی یہ پھلے پھولے گی اتنا ہی یہ ہمارے ملک اور دوسری زبانوں کے لئے مفید ہوگا۔ سو یہ کہنا درست نہیں کہ اردو مسلمانوں کی زبان ہے۔

جے پور۔ ۹ردسمبر۔ وزیر اعظم روس نے کہا کہ بھارت اور روس کی دوستی بذات خود امن عالم کو مضبوط کر سکتی ہے۔

بمبئی۔ ۹ردسمبر۔ جلالۃ الملک شاہ سعود کا بمبئی میں پرجوش سواگت کیا گیا۔ آپ نے اعلان کیا کہ بھارت اور سعودی عرب تجارت اور سیاست میں ایک دوسرے کے مفاد کے لئے مل کر کام کریں گے۔ اور فرمایا کہ دونوں ملکوں میں آپس میں صدیوں پرانے تعلقات ہیں۔

سرینگر۔ ۱۰ردسمبر۔ روسی رہنما مسٹر خروشچیف نے اعلان کیا کہ کشمیری عوام کشمیر کو بھارتی ریپبلک کا ایک صوبہ بنانے کے متعلق اپنا فیصلہ دے چکے ہیں پاکستان کے اعتراض کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہمیں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم کہاں جائیں اور کس لئے جائیں اور کہ ہم کس طرح کے اپنے دوست منتخب کریں۔

کرنول۔ ۱۰ردسمبر۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ وزیر اعظم مارشل بلگانن اور مسٹر خروشچیف نے بتایا ہے کہ بھارت اقتصادی میدان میں جلد ہی روس کے برابر پہنچ جائے گا۔

لدھیانہ۔ ۱۰ردسمبر۔ مہاپنجاب فرنٹ کے صدر ڈاکٹر کالی چرن نے جن کو تین ساتھیوں سمیت نظر بند کر دیا گیا تھا جیل میں بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

دعا مغفرت

بتاریخ ۱۵ رنومبر بروز پنجشنبہ بوقت بعد نماز فجر حضرت والد ماجد محمد عبدالرزاق صاحب ناگنڈو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ جنت عطا فرمائے آمین۔ والد مرحوم مسلسل چار ماہ درد دکھانسی، علیل تھے درویشان قادیان اور احباب سلسلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ درجات بلندی کیلئے دعاؤں میں یاد رکھیئے۔ اللہ تعالیٰ [illegible]

مسعود احمد